خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 21-اکتوبر 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 04524 - 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 240 | سوموار 7 جمادی الثانی 1417ھ 21 اخاء 1375ھش 21 اکتوبر 1996ء

دعا نہ کرنے والا خود کو ہلاکت کے نزدیک لے جاتا ہے

(عبادت) اصل میں دعا ہے (عبادت) کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر (عبادت) میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ہدایت کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں میں بہت رحم کرتا ہوں بیکسوں کی امداد کرتا ہوں لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس کی ندا کی پروا نہیں کرتا نہ اپنی مشکل کا بیان کرکے امداد طلب کرتا ہے تو سوائے اس کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات یہ ہے کہ فراست اچھی چیز ہے۔ انسان اندر ہی اندر سمجھ جاتا ہے کہ یہ سچا ہے۔ سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے۔ وہ جس کی زندگی ناپاکی اور گندے گناہوں سے ملوث ہے وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی صداقت کا اظہار نہیں کرسکتا اور اپنی پاکدامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ دنیوی معاملات میں ہی غور کرکے دیکھ لو کہ کون ہے جس کو ذرا سی بھی خدا نے خوش حیثیتی عطا کی ہو اور اس کے حاسد نہ ہوں۔ ہر خوش حیثیت کے حاسد ضرور ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی لگے رہتے ہیں۔ یہی حال دینی امور کا ہے۔ شیطان بھی اصلاح کا دشمن ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 543)

روحانیت کے لئے اخلاق بطور برتن کے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

زمانے کی ضروریات اور زمانے کے تقاضے ہمیشہ انسانی اعمال پر اثر ڈالتے رہتے ہیں پھر علم کی ترقی اور تنزل کا اور مال کی ترقی اور تنزل کا بھی انسانی اعمال پر اثر ہوتا ہے۔ جس وقت کسی قوم میں علم کی ترقی ہوتی ہے۔ اس کو اعمال میں تغیر کی ضرورت ہوتی ہے اور جس وقت کسی قوم کے مال میں ترقی ہو۔ اس وقت اعمال میں بھی تغیر نمودار ہوتا ہے۔ باوجود اس تغیر کے پھر بھی بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں جو کسی زمانے سے تعلق نہیں رکھتیں اور ان کا خیال کرنا ہمیشہ ضروری ہوتا ہے۔ اور ان کو مد نظر رکھے بغیر کسی زمانے اور کسی سوسائٹی میں انسان عزت سے نہیں دیکھا جاتا۔ وہ لوگ جو ان باتوں کو مد نظر نہیں رکھتے۔ اگر فرشتوں کی مجلس میں بھی بیٹھیں تو گزارہ نہیں کرسکتے۔

یہ باتیں دنیا کی ہر مجلس اور ہر سوسائٹی کے لئے ضروری ہیں۔ یہ باتیں کیا ہیں۔ یہ وہ اخلاق ہیں جن کی نگہداشت ایسی سمجھی گئی ہے کہ تمام انبیاء کی تعلیم میں ان کو مذہب کے ساتھ بیان کیا گیا۔ وہ مذہب نہیں ہیں مگر ان کے بغیر مذہب قائم نہیں رہ سکتا اس لئے تمام انبیاء کی تعلیم میں ان کو لیا گیا ہے ہم نہیں جانتے کہ آدم کے وقت کے لوگوں میں نماز تھی یا نہ تھی۔ روزہ تھا یا نہ تھا اگر تھا تو کس قسم کا تھا۔ زکوٰۃ تھی یا نہ تھی۔ اگر تھی تو کس طرح کی تھی۔ اور کب فرض ہوتی تھی۔ اور اس کے مصارف کیا تھے۔ ہم یہ نہیں بتا سکتے۔ کہ نوح علیہ السلام اپنی قوم کو کیسی نماز کی تاکید کرتے تھے۔ حج کراتے تھے یا نہ کراتے تھے۔ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ میں ان امور پر کیا تعلیم دیتے تھے۔ پھر ایران اور یورپ کے نبی یا اور جگہیں جہاں جہاں (-) نبی آئے۔ وہ نبی اپنی قوموں کو کیا تعلیم دیتے تھے۔ ان میں نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ ختنہ نکاح۔ طلاق کے مسائل کس طرح تھے اور تھے بھی یا نہ تھے لیکن اس میں شبہ نہیں کہ گو ہم ان مسائل کے متعلق کچھ نہیں بتا سکتے مگر ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح ہمارے لئے حکم ہے کہ جھوٹ نہ بولو۔ اسی طرح یہی حکم آدمؑ کے وقت کے لوگوں کے لئے۔ نوحؑ کے وقت کے لوگوں کے لئے اور خواہ کوئی نبی ایران میں ہوا ہو۔ یا اٹلی میں۔ یا ایسے علاقوں میں کوئی نبی آیا ہو جن کو عذابوں نے اب بالکل غیر آباد اور چٹیل میدان بنا دیا ہو۔ ان سب کی یہ تعلیم تھی کہ جھوٹ نہ بولو۔ اور کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے ظلم کی تعلیم دی ہو اور جس نے یہ کہا ہو کہ لوگوں سے خوش خلقی سے نہ پیش آؤ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ نکاح کے مسائل میں اختلاف ہے۔ یہ باتیں ہر زمانے میں بدلتی رہی ہیں۔ لیکن یہ اخلاق کی تعلیم نہ بدلی ہے۔ نہ بدل سکتی ہے۔ بلکہ یہ تمام انبیاء کی ایک ہی تعلیم رہی ہے۔

ہمارے پاس ان انبیاء کی کتابیں نہیں جن میں ان کی تعلیم لکھی ہوئی ہو۔ لیکن آثار ہیں جو ان قوموں کے افکار میں پائے جاتے ہیں۔ اور نسلاً

باقی صفحہ 7 پر

دنیا مقصود بالذّات نہ ہو بلکہ حصولِ دنیا میں اصل غرض دین ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترمہ منیرہ ظہور صاحبہ وفات پاگئیں

○ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی معروف شاعرہ محترمہ منیرہ ظہور صاحبہ 3-4 اکتوبر 1996ء کی درمیانی شب دو بجے رات کو خالد ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئیں۔ جمعہ ہی کے روز بعد عصر بیت المہدی میں محترم صوبیدار صلاح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوفہ سید ظہور احمد شاہ صاحب (وفات یافتہ) کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ بچپن ہی سے شعر و شاعری کا ذوق تھا۔ جماعتی اخبارات و رسائل میں ان کی نظمیں شائع ہوتی رہتی تھیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 4-اکتوبر 96 کو خطبہ میں موصوفہ کی وفات کا ذکر کرکے ان کا جنازہ غائب پڑھایا اور موصوفہ کی شاعری کا نہایت اچھے رنگ میں تذکرہ فرمایا۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ پانچ سال سے زائد عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلی آرہی ہیں بیماری میں کمی بیشی تو ہوتی رہتی ہے لیکن مستقل آرام کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی قوت گویائی بالکل بحال نہیں ہوئی۔ صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرمہ کوثر پروین صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ کا رسولی کا اپریشن 21-10-96 کو فضل عمر ہسپتال میں ہوگا۔ اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی فون

روزنامہ الفضل کے ٹیلی فون نمبر میں تبدیلی

روزنامہ الفضل ربوہ کا ٹیلی فون 449 کی بجائے تبدیل ہو کر اب 213029 ہو گیا ہے۔ جملہ قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

21- اخاء 1375 ہش   21 - اکتوبر 1996ء

سب سے ضروری دعا

عام طور پر ہم یہ سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ ہم دانستہ یا نادانستہ طور پر کن کن گناہوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو ٹھیک ٹھاک زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھ کر یہی سمجھتے ہیں کہ سب ٹھیک ہے۔ اگر ہم غور کریں تو ہمیں معلوم ہو جائے کہ قدم قدم پر ہمارے پھسلنے کا امکان ہے اور لمحہ لمحہ ہم سے کوئی ایسی بات ہو سکتی ہے جو غلط ہو اور جسے گناہ کے زمرے میں لایا جاسکے۔ اگر ایسا ہے اور واقعی ایسا ہے تو اس کا صرف ایک اور ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ ہے کہ جو ہستی ہمارے باہر اور اندر کو جانتی ہے جو ہماری کنہ سے واقف ہے اور جو ہمیں ہماری غلطیوں سے محفوظ رکھ سکتی ہے یعنی خدا تعالیٰ۔ اس سے ہم دعا کرتے رہیں کہ اے خدا ہم کمزور ہیں۔ ناتواں ہیں۔ غلطی کا پتلا ہیں۔ تو ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمیں سیدھے راستے پر چلا اور غلطیوں اور کوتاہیوں اور گناہوں سے بچا۔

ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور خلوص دل سے رجوع کرتا ہے اس کی بات سنی جاتی ہے اور اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ بلکہ ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ اگر انسان خدا کی طرف چل کر جائے تو خدا تعالیٰ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو انسان کو بہتر حالت ہی میں دیکھنا چاہتا ہے۔ انسان اپنی غلطی کی وجہ سے غلط راستہ پر چل پڑے تو اور بات ہے لیکن خدا تعالیٰ تو اسے صحیح راستے پر ہی چلتا دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور جو غلط راستے پر چل پڑا ہے اگر وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے اور صدق دل سے دعا کرتا ہوا اس بات کا عزم کر لے کہ اسے سیدھے راستے پر جانا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا سنتا ہے۔ اور اس کی غلطیوں اور خطاؤں اور گناہوں کو معاف بھی کر دیتا ہے۔ اور اسے اس بات کی طاقت بھی دیتا ہے کہ وہ ان باتوں سے بچے یعنی اسے پاک صاف کر دیتا ہے۔ اور جب انسان پاک صاف ہو کر خدا کے روبرو کھڑا ہوتا ہے تو بہت سی ایسی باتیں جو اس کے ہونٹوں پر نہیں آتیں لیکن اس کے دل میں موجود ہوتی ہیں وہ بھی دعا کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور قبول ہو جاتی ہیں۔ یعنی جو کچھ وہ مانگتا ہے وہ تو اسے ملتا ہی ہے لیکن جس کی اسے ضرورت ہے اور مانگنے کا اس کو خیال نہیں آتا وہ بھی اسے مل جاتی ہے۔ اس کی دعائیں لب پر آئی ہوئی اور دل میں ٹھہر جانے والی خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔

پس سب سے ضروری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا جائے کہ وہ ہمیں گناہوں سے پاک صاف کر دے۔ ہماری غلطیوں کو معاف فرمائے۔ ہماری کوتاہیوں کو دور کرے اور ہمیں نیکیوں کا میلان عطا کرے۔ اگر ہم یہ دعا مانگیں تو یقیناً نہ صرف یہ دعا قبول ہوگی کیونکہ یہ ہا ان دعاؤں میں سے ہے جو بہر صورت قبول ہوتی ہیں۔ بلکہ ہماری دیگر حاجات کے پورا کرنے کے لئے بھی جو دعائیں مانگی جائیں گی وہ قبول ہونگی۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے بن مانگی دعاؤں والی ضرورتیں بھی اللہ تعالیٰ پوری کرے گا۔

پس ہماری توجہ ہماری اپنی پاکیزگی کی طرف رہنی چاہئے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ تر یہی دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں پاکیزہ بنائے۔

حال کچھ لوگوں کا بدحال ہے مہنگائی سے
ہاں مست ایسے بھی ہیں جنکو کوئی فکر نہیں
بات غربت کی تو چل نکلی ہے ہر محفل میں
اور امیروں کی امیری کا کہیں ذکر نہیں

ابو الاقبال

○

امتحان ہے ہر پل
زندگی بھی کیسی ہے

خواب میں جئیں جیسے
کیفیت کچھ ایسی ہے

حسن بولے سر چڑھ کر
گفتگو بھی مَئے سی ہے

منہ پہ رک گئی آ کر
بات ہی کچھ ایسی ہے

دن تمہارے جیسا ہے
رات میرے جیسی ہے

کہنا کتنا مشکل ہے
بات وہ جو طَے سی ہے

وقت ہم پہ بدلا ہے
چاندنی تو ویسی ہے

امتہ الباری ناصر - کراچی

قرارداد تعزیت

○ اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ شہر سرگودھا' مکرم سلطان احمد صاحب بھٹی نائب زعیم اعلیٰ اور منتظم تعلیم کے والد محترم خوشی محمد صاحب کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ موصوف بڑے مخلص اور سلسلہ کے فدائی تھے۔

نیز اراکین مجلس عاملہ مکرم و محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کی وفات پر بھی گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ موصوف بہت مخلص احمدی۔ ہر میدان میں قربانیاں دینے والے اور خصوصاً مالی قربانی میں صف اول کے مجاہدین میں سے تھے۔ مختلف اوقات میں آپ کو جماعتی عہدہ دار ہونے کی حیثیت سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے ہر ذمہ داری بڑے احسن طور پر نبھائی۔ پچاس سال سے زائد عرصہ تک آپ کو کلام الٰہی سنانے کا شرف حاصل رہا۔ دعا ہے کہ خدائے ذوالجلال آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔ جملہ اراکین مجلس، ہر دو احباب کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

حیثیت سے کم چندہ

○ "جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کر لیں"۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

سیرۃ خیر الرّسل صلی اللہ علیہ وسلم

اہل مدینہ نے بار بار درخواست کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا تھا۔ اور خود جا جا کر عرض کی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شہر میں تشریف لائیں اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ اور جان و مال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کریں گے۔ اور جہاں تک ہماری طاقت ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ غرض کہ بار بار کی درخواستوں اور اصرار کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت تشریف لائے۔ اور مدینہ والوں کا فرض تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہ دیتے۔ اور حق مہمان نوازی ادا کرتے۔ اور مسجد بھی تیار کراتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش کے لئے بھی مکان کا بندوبست کرتے۔ اور وہ لوگ حق کو سمجھتے بھی تھے۔ اور ہر طرح خدمت کے لئے حاضر تھے۔ مگر چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد تھے۔ اور ہر ایک فعل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی پر اتکال کرتے تھے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رہائش کے لئے ایسی جگہ کو پسند کیا۔ جہاں اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھنا پسند کرے۔ اور بجائے خود جگہ پسند کرنے کے اپنی اونٹنی کو چھوڑ دیا کہ خدا تعالیٰ جہاں اسے کھڑا کرے۔ وہیں مسجد بنائی جائے۔ اور وہیں رہائش کا مکان بنایا جائے۔ اب جس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کھڑی ہوئی۔ وہ دو یتیموں کی جگہ تھی۔ اور وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام میں تھے۔ اور ہر طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا جان و مال قربان کرنے کے لئے تیار تھے۔ اور بطور ہبہ کے وہ زمین پیش کرتے تھے۔ مگر باوجود اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل مدینہ کے مہمان تھے۔ اور وہ لڑکے مہمان نوازی کے ثبوت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ زمین مفت دینا چاہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس کی وجہ وہ احتیاط تھی۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کاموں میں پائی جاتی تھی۔

اول تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ چاہتے تھے۔ کہ نابالغ بچوں سے بغیر معاوضہ کے زمین لیں۔ کیونکہ ممکن تھا کہ وہ بچپن کے جوش و خروش میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زمین پیش کر دیتے۔ لیکن بڑے ہو کر ان کے دل میں افسوس ہوتا کہ اگر وہ زمین ہم بیچ دیتے۔ یا اس وقت پاس ہوتی۔ تو وہ زمین یا اس کی قیمت ہمارے کام آتی۔ اور ہماری معیشت کا سامان بنتی۔ اس احتیاط کی وجہ سے اس خیال سے کہ ابھی یہ بچے ہیں اور اپنے نفع و نقصان کو نہیں سمجھ سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمین کے مفت لینے سے بالکل انکار کر دیا۔ گو وہ لڑے اپنے ایمان کے جوش میں زمین ہبہ کر رہے تھے۔ اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے قبول کر لیتے تو بجائے افسوس کرنے کے وہ اس پر خوش ہوتے۔ کیونکہ صحابہؓ کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بچے بھی جوانوں سے کم نہ تھے۔ اور چودہ پندرہ سال تک کے بچے مال تو کیا جان دینے کے لئے تیار ہو جاتے۔ چنانچہ بدر کی جنگ میں دو ایسے بچے بھی شامل ہوئے تھے۔ پس باوجود اس کے کہ وہ بچے تھے۔ اور ابھی کم سن تھے۔ مگر بظاہر حالات ان کے ایمانوں کے اندازہ کرنے سے کہا جا سکتا تھا کہ وہ اس پر کبھی متاسف نہ ہوں گے۔ مگر پھر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسب نہ جانا کہ امکانی طور پر بھی ان کو ابتلا میں ڈالا جائے۔ اور اسی بات پر اصرار کیا کہ وہ قیمت وصول کریں۔ اور اگر چاہیں تو اپنی زمین فروخت کر دیں ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لیں گے آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصرار کو دیکھ کر ان بچوں اور ان کے والیوں نے قیمت لے لی۔ اور وہ زمین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فروخت کر دی۔ آج کل دیکھا جاتا ہے۔ کہ یتامٰی سے بھی لوگ چندہ وصول کرتے ہیں۔ اور بالکل اس بات کی پرواہ نہیں کرتے۔ کہ شاید ان کو بعد ازاں تکلیف ہو۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو بالکل خدا کا خوف نہیں کرتے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے طریق عمل سے بتا دیا کہ باوجود اس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حقدار تھے۔ اور اہل مدینہ کے مہمان تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان یتامٰی سے بغیر قیمت زمین لینے سے انکار کر دیا۔ اور باصرار قیمت ان کے حوالہ کی۔ افسوس کہ کامل اور اکمل نمونہ کے ہوتے ہوئے (لوگوں) نے اپنے عمل میں سستی کر دی ہے اور یتامٰی کے اموال کی قطعاً کوئی حفاظت نہیں کی جاتی۔ ان کے اموال کی حفاظت تو الگ رہی خود محافظ ہی یتامٰی کے مال کھا جاتے ہیں۔ اور اس احتیاط کے قریب بھی نہیں جاتے۔

علم لغت

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

تیسرا علم علم لغت ہے یعنی لفظوں کے معنی یہ خود بہت بڑا علم ہے اور وسیع ہے زبان تو ہر شخص بول لیتا ہے مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ تکلیف ہے تو ہر شخص اس تکلیف کے اندازہ کو نہیں جانتا لیکن لغت بتائے گی کہ کس جگہ یہ لفظ بولا جاتا ہے اسی محل کے لحاظ سے جب تکلیف کا لفظ بولا جائے گا تو سننے والا فوراً اس کے اندازہ کا ایک علم حاصل کر لے گا یہی علم ہے جو سب الفاظ کا احاطہ کرتا ہے یہ خود ایک مستقل علم ہے اگرچہ علم زبان ہی سے ہی وابستہ ہے مگر اب مستقل علم کی حیثیت اختیار کر گیا ہے

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

اگر ایک شخص ہمارے سامنے کہے کہ میں نے آم کھایا ہوا ہے۔ مگر جب اس کے سامنے ہم آم لا کر رکھیں تو اس کی طرف وہ توجہ ہی نہ کرے اور جب اس سے پوچھا جائے۔ کہ یہ کیا پھل ہے تو وہ کہے مجھے علم نہیں۔ تو ہم سمجھ جائیں گے۔ کہ جب اس نے یہ کہا تھا۔ کہ میں نے آم کھایا ہوا ہے تو اس نے جھوٹ سے کام لیا تھا۔ اسی طرح جب غیر اللہ کی شکل میں کوئی شخص آئے۔ اور کہے کہ میں اللہ ہوں اور کوئی دوسرا شخص اس کے دھوکہ میں آجائے۔ تو اس کے معنے یہی ہوں گے کہ اس نے (کلام الٰہی) میں حدیث میں اور (عبادت) میں اللہ تعالیٰ کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ اگر اس نے اللہ تعالیٰ کی شکل دیکھی ہوتی تو وہ اس کے فریب میں نہ آتا۔ دنیا میں تم نے جس شخص کو اچھی طرح دیکھا ہوا ہوتا ہے۔ تم اس کے متعلق کسی فریب میں نہیں آسکتے۔ اور اگر دھوکہ کے طور پر کسی اور شخص کے متعلق تمہیں کوئی کہے کہ وہ فلاں شخص ہے تو تم فوراً کہہ دیتے ہو کہ میں اسے خوب جانتا ہوں یہ شخص وہ نہیں کوئی اور ہے۔ اسی طرح (عبادت) ایک تصویر ہے جسے ہر صاحب ایمان کے سامنے دن رات میں پانچ دفعہ پیش کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اس تصویر کو اچھی طرح ذہن نشین کر لے پس در حقیقت (عبادت) ایک تصویر یا ایک چھلکے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی اور تصویر اور اصل میں گو ظاہری لحاظ سے مشابہت ہوتی ہے مگر حقیقی خواص میں مشابہت نہیں ہوتی۔ رستم کی تصویر ہو تو اسے ایک بچہ بھی پھاڑ سکتا ہے۔ مگر رستم کو پہلوان کبھی گرا نہیں سکتا۔ اسی طرح شیر کی تصویر ہو تو اسے ایک چوہا بھی کھا سکتا ہے۔ مگر کیا تم سمجھتے ہو کہ اصل شیر کو چوہا کھا سکتا ہے۔ پس تصویر اور اصل میں صرف ظاہری طور پر مشابہت پائی جاتی ہے حقیقی نہیں۔ اس لئے (عبادت) بوجہ تصویر ہونے کے صرف ایک ظاہر ہے باطن اس کا اور ہے۔ اور وہ باطن اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا قرب ہے یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی محبت میں اس قدر ترقی کرے کہ اسے اپنی روحانی آنکھوں سے خدا تعالیٰ نظر آنے لگ جائے یا کم سے کم اس کے دل میں یہ یقین پیدا ہو جائے کہ میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ عبادت کیا ہے؟ عبادت یہ ہے کہ تو ایسا سمجھے۔ کہ گویا خدا تجھ کو نظر آرہا ہے۔ اور اگر تجھے یہ مقام میسر نہیں۔ تو تیرے اندر کم سے کم یہ یقین ہونا چاہئے۔ کہ میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ یہ کیفیت کہ عبادت کرتے وقت کم سے کم تمہیں یہ یقین ہونا چاہئے کہ تمہارا خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ یہ تصویری زبان میں پہلا روحانی قدم ہے جو اٹھنا چاہئے۔ کہ ہر شخص کم سے کم ایسے مقام پر ہو۔ کہ جب وہ عبادت کر رہا ہو تو اسے یقین ہو کہ کوئی خدا ہے جو اسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر واقعہ میں کوئی رب ہے۔ رحمٰن ہے' رحیم ہے' مالک یوم الدین ہے تمام عبادات کا مستحق ہے اعلیٰ ہے' سبحان ہے اکبر ہے تو کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ہم اس کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ پس جب وہ تصویری زبان میں عبادت کر رہا ہو۔ تو کم سے کم اس کے دل میں اس بات پر پختہ یقین ہونا چاہئے۔ کہ اس کا خدا اسے دیکھ رہا ہے اس کے بعد جب محبت الٰہی میں بڑھتے بڑھتے وہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں منہمک ہو جاتا ہے اس کا ذکر اس کی غذا بن جاتا۔ اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے عشق سے بھر جاتا ہے تو اس وقت خدا اس کے سامنے آجاتا ہے۔ اور اس وقت وہ صرف اس یقین پر نہیں ہوتا۔ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے بلکہ وہ خود خدا کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔ بہرحال (عبادت) کی صورت ایک قشر کی سی ہے۔ اگر کوئی شخص اسی پر بس کر لے۔ اور سمجھ لے کہ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میں رکوع میں چلا گیا ہوں یا میں نے خدا تعالیٰ کو سجدہ کر لیا ہے۔ یا اس کے حضور کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لئے ہیں تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ اصل حقیقت کی تلاش نہیں کر رہا۔ قشر پر ہی خوش ہو گیا ہے۔

آپ کا خط ملا

مکرم صلاح الدین صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں۔

مکرمی و محترمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل

سلام

اخبار الفضل میں زیر عنوان "جماعت احمدیہ کی تاریخ کے اہم واقعات" کے بارے میں مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی کا مضمون 3۔ اکتوبر 1996ء کے شمارہ میں چھپا ہے۔ اخبار کے صفحہ 7 پر والد محترم مولوی فضل الدین صاحب وکیل سابق مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کا بھی ذکر ہے اور یہ کہ وہ بھیروی تھے۔ جماعت کے پہلے امام حضرت مولوی نور الدین صاحب کے شاگرد ہونے کے ناطے بھیرہ سے تعلق ضرور تھا ویسے والد صاحب کا آبائی گاؤں نون (ڈنگہ کے نزدیک) ضلع گجرات تھا والد صاحب نے 1901ء میں حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کی اور قادیان مستقل نقل مکانی احمدیت سے وابستگی کا ذریعہ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری تھے اور ضمناً عرض کرتا چلوں کہ حضرت مولوی صاحب ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کے بزرگوں اور ہمارے محسنوں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

اسراف کرنے والا اپنے مال کو ضائع کرتا ہے مگر فی سبیل اللہ خرچ کرنے والا اس کو پھر پاتا ہے اور خرچ سے زیادہ پاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی الفضل 2 اکتوبر 1951ء

مغربی افریقہ میں ایک قدیم سلطنت کے آثار

مغربی افریقہ میں کام کرنے والے مربیان خصوصاً احمدیہ جماعت کے دیگر احباب عموماً اس بات سے بخوبی واقف ہیں۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی دنیا میں آئندہ ہونے والی ترقیات کو حبشی اقوام کے ساتھ متعلق سمجھتے ہیں۔ آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ یورپین اقوام جو کہ اب گر رہی ہیں۔ اس طرح بدستور گرتی چلی جائیں گی اور حبشی اقوام جو کہ اب ترقی کی طرف گامزن ہیں۔ اور زیادہ ترقیات حاصل کرتی چلی جائیں گی۔ حتیٰ کہ وہ دن دور نہیں جبکہ یہ حبشی اقوام دنیا کے ایک بہت بڑے حصے پر غالب آ جائیں گی۔ چنانچہ اس بات کے پیش نظر حضرت صاحب نے مربیان کو کئی بار توجہ دلائی ہے۔ کہ حبشی اقوام کی ان ترقیات سے قبل ان اقوام میں احمدیت کو جلد از جلد پھیلا دینا چاہئے۔

جن لوگوں کو ان حبشی اقوام سے ملنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ان کے لئے یہ بات کسی قدر عجیب سی ہو گی۔ ایک طرف یورپ اور امریکہ کی بے پناہ ترقیات اور دوسری طرف حبشی اقوام کی انتہائی پسماندگی۔ بھلا یہ کیونکر سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ حبشی اقوام دنیا کے کسی حصہ پر غالب آسکیں گی۔ فی الواقع ان لوگوں سے دور بیٹھے اس بات کا تصور کرنا ایک عام انسان کا کام نہیں۔ صرف وہی شخص یہ بات کہہ سکتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص حصہ فراست عطا کیا گیا ہو۔ البتہ ان لوگوں میں رہ کر اور ان کے خیالات کو سن کر اور ان کے عزائم کو دیکھ کر کسی حد تک اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہ اقوام پسماندگی کا جبہ اتار کر جلد ہی نئے روپ میں آنے والی ہیں۔ اور ان کی نئی زندگی دوسروں سے شان و شوکت میں کسی طرح کم نہ ہو گی۔

اگرچہ ان کا ماضی بہت حد تک ہم سے پوشیدہ ہے۔ اور غالباً یہ خود بھی اپنے ماضی سے زیادہ شناسا نہیں ہیں۔ لیکن جس حد تک ان کے ماضی سے واقفیت حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ اخلاق کے لحاظ سے یہ لوگ دوسروں سے بڑھ کر نہیں۔ تو دوسروں سے کسی طرح کم بھی نہ تھے۔ ان کی بعض عمارات نہایت خوبصورت اور پتھر کی بنی ہوئی تھیں۔ اور ان کے رہنے سہنے کا طریق اچھا خاصا خوش باشی پر منحصر تھا۔

پرانی سلطنتوں میں سے "سلطنت غنا" سب سے زیادہ مشہور قرار دی جاتی ہے۔ اس سلطنت کی خوشحالی کا ذکر کرتے ہوئے مورخین اسے سنہری سلطنت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور فی الواقع سونے کی افراط کی وجہ سے یہ سلطنت سنہری سلطنت کے نام سے موسوم ہونے کے لئے نہایت موزون تھی۔ آج سے تقریباً دو ہزار سال قبل اس سلطنت کا آغاز ہوا۔ اور ایک ہزار سال تک افریقہ کے مختلف اور دور دراز حصوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھنے کے بعد یہ سلطنت دیگر ہر سلطنت کی طرح ماضی کی یاد بن کر رہ گئی۔

دراصل غنا موجودہ گولڈ کوسٹ میں ایک شہر ہے۔ جو گزشتہ زمانوں میں تجارت کے لئے مشہور تھا۔ اور اس کے نام پر سلطنت کا نام غنا پڑ گیا۔ ایک عرصے تک مورخین صرف اس سلطنت کے نام سے ہی واقف تھے۔ یا بعض کتب میں اس کی تفصیلات ملتی تھیں۔ لیکن اس کے دارالخلافے کے کوئی ظاہری آثار دکھائی نہ دیتے تھے مختلف لوگوں نے مختلف مقامات کو اس سلطنت کا دارالخلافہ سمجھ رکھا تھا۔ چنانچہ بعض کا خیال تھا۔ کہ کانو (نائیجیریا) سلطنت غنا کا دارالخلافہ تھا۔ لیکن حال ہی میں ایک فرانسیسی نے اس سلطنت کے صحیح دارالخلافے کے معلوم کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے پروفیسر ہنری بیٹ (Henri Batt) جنہوں نے اسی سال اس کام کو سرانجام دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب وہ دارالخلافے کی تلاش میں سرگردان تھے۔ تو انہوں نے ایک نہایت چٹیل میدان میں سے سر نکالے ہوئے ایک پہاڑی دیکھی۔ جسے دیکھتے ہی انہیں خیال پیدا ہوا کہ غالباً ان کا مقصود مل گیا ہے۔ چنانچہ کھدائی کا کام شروع کر دیا گیا۔ یہ پہاڑی تقریباً نصف میل چوڑی اور چھتیس فٹ اونچی تھی۔ ابھی تھوڑی سی ہی کھدائی کی گئی تھی۔ کہ ان کا خیال یقین میں تبدیل ہو گیا۔ کہ واقعی غنا سلطنت کا دارالخلافہ معلوم کر لیا گیا ہے۔ اس کا نام "کومبے صالح" ہے۔ اس سلطنت کے "سنہرے پن" کی طرف پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے۔ یہاں یہ کہہ دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ مورخین کے خیال میں اس سلطنت کو دنیا بھر میں "پہلی سنہری سلطنت" ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اس کے باشندے اپنے دریاؤں سے سونا حاصل کرتے تھے۔ اور مشرقی صحرا کے علاقوں میں اس سونے کی تجارتی منڈیاں تھیں۔

مذکورہ کھدائی کے نتیجے میں جو اشیا دستیاب ہوئی ہیں۔ ان میں ایک سبز رنگ کی سلیٹ بھی ہے۔ جس پر سرخ۔ زرد۔ سفید۔ اور کالے رنگ میں نہایت خوش خط (کلام الٰہی) کی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ سلیٹ گزشتہ زمانے کی تحریر کا ایک خوشنما اور نادر نمونہ ہے۔ اس کے علاوہ لوہے کی بنی ہوئی بعض اشیاء بھی دستیاب ہوئی ہیں مثلاً ایک قینچی جو ہو بہو ہمارے گھروں میں استعمال ہونے والی قینچیوں کی طرح ہے۔ زمین کھودنے کے ہتھیار اور ہتھوڑیاں جن کے متعلق یہ شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ غالباً کل ہی بازار سے خرید کر لائی گئی تھیں۔ دروازوں کے لئے لوہے کا سامان بھی ہو بہو اور آج کل کے ہی سامان کی طرح ہے۔ اور ان چیزوں سے بڑھ کر جو حیرت انگیز چیزیں ملی ہیں۔ وہ اس زمانے کے لوگوں کی پوشاک کے متعلق ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلپ اور بروچ عام استعمال کی چیزیں تھیں لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ باوجود سونے کی فراہمی کے نقدی کے سکوں کے لئے شیشے کو استعمال کیا جاتا تھا۔ چنانچہ شیشے کے گول گول اگرچہ بے ڈھب ٹکڑے ملے ہیں۔ جن پر بعض حروف کندہ ہیں۔

ابھی کھدائی کا بہت سا کام باقی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ اس سب سے پہلی سنہری سلطنت کے متعلق بہت سی اور باتیں منصہ شہود پر آئیں گی۔ لیکن اس دوران میں گولڈ کوسٹ کے لوگ جو کہ نہایت تیزی کے ساتھ آزادی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ گولڈ کوسٹ کے نام کو تبدیل کر کے غنا اپنے ملک کا نام رکھنا چاہتے ہیں۔ گویا اس پہلی سلطنت کی یاد کو تازہ کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے نقش قدم پر ایک نئی سلطنت ظہور میں آ رہی ہے۔

جہاں تک ان لوگوں کے خیالات اور عزائم کا تعلق ہے یہ بات صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ خود آزاد ہو کر ہر پسماندہ قوم کی ترقی میں مد ثابت ہوں گے۔ چنانچہ اگرچہ گولڈ کوسٹ ابھی پوری طرح آزاد نہیں ہوا۔ لیکن جنوبی افریقہ کے باشندوں کے متعلق ابھی سے سوچنا شروع کر دیا ہے۔ بلکہ گولڈ کوسٹ کے منتظم امور سلطنت نے اس بات کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد تمام افریقہ کے باشندوں کی ایک کانفرنس منعقد کرنا چاہتے ہیں۔

یہ تمام باتیں حبشی اقوام کے درخشندہ مستقبل کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ پس حضرت صاحب کا یہ فرمانا کہ جلد از جلد احمدیت کو افریقہ میں پھیلا دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایک نہایت گہری مصلحت پر مبنی ہے۔ تمام احباب کرام کو دعا کرنی چاہئے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس میدان میں کام کرنے والوں کو حقیقی طور پر احمدیت کی خدمت کی توفیق دے۔ اور ان کی حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے احمدیت کی ترقیات کے دنوں کو قریب سے قریب تر کر دے۔

غنا کی سلطنت بے شک ایک عظیم سلطنت تھی، لیکن ہماری خواہش ہے کہ اب اللہ تعالیٰ ان علاقوں میں اس سے بھی زیادہ عظیم الشان سلطنت قائم ہونے کے سامان بہم پہنچائے۔ اور یہ سلطنت احمدیوں کے ہاتھوں قائم ہو۔ اور احمدیت کی مزید ترقیات کا باعث ہو۔ آمین۔

ایک اچھی بات

انسان کو چاہیے کہ مایوس نہ ہووے گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہئے۔

عبدالحمید چودھری

روایات رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

1915ء میں حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے چھبیس رفقا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غیر مطبوعہ روایات اپنے الفاظ میں قلمبند کر کے ایک کتاب کی صورت میں شائع کی تھیں۔ ان میں سے چند روایات احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہیں۔

روایات حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی

ایک دن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ایک بادشاہ نے جو دیکھا کہ ٹیکس سے تو خرچ پورا نہیں ہوتا کچھ ملازموں کو تخفیف کر دیا۔ چنانچہ تخفیف عمل میں آئی۔ رات کو بادشاہ نے رویا میں دیکھا کہ خزانہ کھلا پڑا ہے اور باہر گڈے کھڑے ہیں۔ لوگ خزانہ سے روپیہ نکال کر گڈوں میں بھرتے ہیں۔ بادشاہ نے پوچھا تم کون لوگ ہو۔ انہوں نے کہا ہم فرشتے ہیں کہا یہ کیا کرتے ہو۔ انہوں نے کہا جن لوگوں کو تم نے موقوف کیا ہے ان کا رزق یہاں تھا وہ نکال کر جہاں وہ گئے ہیں وہاں لے جائیں گے۔ بادشاہ کی آنکھ کھل گئی اور سوچا میرا تو مفت کا احسان تھا اور رزاق تو وہ ہے ہر ایک کو رزق دیتا ہے اور تخفیف سے باز آیا۔ پھر فرمایا ہماری انجمن نے بھی کچھ تخفیف کی مگر نتیجہ یہ ہوا کہ آمد اور بھی کم ہو گئی۔

روایات حضرت میر ناصر نواب صاحب

ایک دفعہ مجھ کو درد قولنج ہوا اور بڑی تکلیف تھی۔ حضرت صاحب میرے پاس آئے اور دعا شروع کی (میاں اسماعیل بھی میرے پاس تھے وہ میرے درد اور تکلیف کو محسوس کر کے روتے تھے میاں اسحاق بھی میرے پاس تھے وہ میاں اسماعیل کو روتے دیکھ کر کہتے تھے اس کو کیا ہو گیا ہے یونہی روتا ہے) حضرت صاحب نے دیر تک دعا کی۔ دعا کرتے کرتے درد جاتا رہا اور آرام ہو گیا۔

ایک دن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ گورداسپور میں تھے۔ رات دس بجے کے قریب نوکر سے کہا چلو قادیان چلیں اس نے کہا مجھے ڈر لگتا ہے آپ نے فرمایا ہمیں تو کوئی ڈر نہیں لگتا حضرت صاحب اسی وقت چل پڑے پاپیادہ تیرہ کوس کا سفر کر کے فجر کی عبادت سے پہلے قادیان تشریف لے آئے۔

روایت حضرت عبدالرحمان صاحب ساکن چھر ضلع ہزارہ

مجھے ایک دو روحانی بیماریاں تھیں جو نہ ظاہر

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منشی مبشر احمد

حضرت مولوی فتح علی صاحب

خاکسار حضرت مولوی فتح علی صاحب ابن مکرم اللہ دتہ صاحب کا نواسہ ہے۔ حضرت نانا جان سے سنی ہوئی گفتگو تحریر خدمت ہے کہ ہم دوالمیال ضلع جہلم سے تین آدمیوں یعنی حضرت مولوی کرمداد صاحب جو بعد میں دوالمیال جماعت کے امیر ہوئے۔ 2۔ حضرت مولوی فتح علی صاحب 3۔..... کا وفد حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی زیارت کے لئے باوجود رکاوٹوں کے قادیان پہنچے تو حضرت مولوی نورالدین صاحب (بعد امام جماعت الاول) سے ملاقات ہوئی۔ حال احوال کے بعد حضرت مولوی صاحب نے فرمایا اب آپ آرام کریں۔ میں آپ کی آمد کی حضرت صاحب کو اطلاع کرتا ہوں۔

حضرت بانی سلسلہ نے مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ حضرت صاحب کے چہرہ مبارک سے نظر ہٹتی ہی نہیں تھی۔ دل چاہتا تھا کہ قریب سے قریب رہ کر آپ کے ارشاد مبارک سنیں اور آپ کی زیارت کے لئے ایسے ہمہ تن گوش رہیں کہ کوئی وقت ضائع نہ ہو جائے۔ ہمیں آس پاس کی کچھ خبر نہ تھی۔ اور نہ ہی اپنے نام و نمود کا ہوش تھا اور اگر یہ حالت نہ ہوتی تو آج ہر کتاب لکھتی اور ہر فوٹو بتلاتا کہ یہ فلاں شخص ہے اور ان کا یہ نام ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے ایک دن مولوی کرمداد صاحب اور خاکسار سے پوچھا کہ آپ کام کیا کرنا چاہتے ہیں مولوی کرمداد نے کہا کہ میں حکمت کرنا چاہتا ہوں۔ اور خاکسار نے عرض کی کہ میں کلام الہٰی کی تعلیم چاہتا ہوں۔ حضرت صاحب نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر حضرت مولوی صاحب (نورالدین) کے ہاتھ میں دیا فرمایا کہ یہ آپ کے خاص شاگرد ہیں ان پر توجہ فرمائیں۔

3۔ حضرت مولوی فتح علی صاحب نے بتایا کہ میں خالصہ ہائی سکول چکوال میں فارسی کا ٹیچر تھا اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ چکوال احمدیہ بیت الذکر میں امام ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ ان دنوں سول ہسپتال چکوال میں حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل صاحب سرجن تعینات تھے۔ جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت الذکر احمدیہ میں تشریف لائے تو صدر صاحب نے مولوی صاحب سے کہا آج امامت حضرت ڈاکٹر سید میر صاحب کرائیں گے۔ مولوی صاحب پچھلی صف میں جا کر بیٹھ گئے وقت آنے پر صدر صاحب نے حضرت ڈاکٹر سید میر صاحب سے عرض کی کہ میر صاحب آج آپ امامت کرائیں۔ تو تبسم فرمایا کہ پہلے کون پڑھاتا تھا۔ صدر صاحب نے میری طرف اشارہ سے بتایا کہ مولوی صاحب حضرت ڈاکٹر سید میر صاحب نے پروقار انداز میں فرمایا آیئے مولوی صاحب ہم بھی آپ کے پیچھے عبادت کریں گے۔ عبادت کے بعد حضرت ڈاکٹر سید میر صاحب نے مولوی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ مولوی صاحب آپ شام کا کھانا میرے ہاں کھائیں گے۔ تشریف لائیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میں وقت پر پہنچ گیا۔ کھانے کے بعد فرمایا کہ مولوی صاحب میری بچی "مریم" کو کلام الہٰی پڑھائیں۔ (آج وہی مریم صدیقہ چھوٹی آپا) حرم حضرت امام جماعت الثانی لجنہ اماء اللہ پاکستان کی صدر رہیں) مولوی صاحب کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ مولوی صاحب نے ڈپٹی شریف صاحب کی بچیوں کو بھی کلام الہٰی پڑھایا۔

حضرت مولوی فتح علی صاحب ابن مکرم اللہ دتہ صاحب رضا الہٰی سے بروز بدھ صبح 9 بجے چلتے چلتے 1942ء کو وفات پا گئے۔ تدفین دوالمیال ہوئی موصی ہونے کی وجہ سے کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں موجود ہے۔ تاریخ وفات حضرت مولوی فتح علی صاحب ابن مکرم اللہ دتہ صاحب بروز بدھ صبح 9۔ بجے 8۔ جولائی 1942ء۔

اب ذیل میں حضرت مولوی فتح علی صاحب احمدی منشی فاضل دوالمیال ضلع جہلم کی تحریر کردہ ایک روایت پیش ہے میں نے 4ء میں بمعہ بال بچہ آ کر حضرت بانی سلسلہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور آپ کی حیات میں ہر سال بمعہ بال بچہ ہی حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچتا رہا۔ اور جب کبھی آپ باہر عبادت کے لئے تشریف لاتے اور بیت الذکر میں بیٹھتے تو ہم دوالمیال کی جماعت جو پانچ سات کس تھے پاس بیٹھتے۔ اور حضرت صاحب کی زبان کے الفاظ سے فیض اٹھاتے تھے اور چند دفعہ دعا کے لئے بھی عرض کی گئی تھی۔ اس وقت وہ چھوٹی سی بیت الذکر جس میں پانچ چھ آدمی بصد مشکل کھڑے ہو سکتے تھے۔ پھر بیت المبارک وسیع کی گئی۔ ایک دفعہ ہماری جماعت کے امام (بیت الذکر) مولوی کرمداد صاحب نے عرض کی۔ کہ ہماری بیت الذکر میں قدیم سے ایک امام سید جعفر شاہ صاحب ہیں۔ وہ آپ کے معتقد ہیں وہ آپ کو مانتے ہیں۔ لیکن غیروں کی بھی گاہ بگاہ جنازوں میں یا عبادات میں اقتداء کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ وہ شخص یہاں تک معتقد ہے کہ ایک دفعہ مجھ سے اس نے خط لکھوایا اور یہ لفظ لکھوائے کہ میں حضرت صاحب کے کتوں کا بھی غلام ہوں۔ اگر کسی وقت جہالت یا نادانی سے کمی بیشی ہو گئی تو حضرت صاحب فی سبیل اللہ معاف فرماویں۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب وہ اب تک دنیا کی لالچ یا خوف سے غیروں کے پیچھے عبادت یا جنازہ پڑھتا ہے تو کب اس نے ہم کو مانا۔ آپ اس کے پیچھے عبادات مت پڑھا کریں۔ میں اس وقت حضرت اماں جان کے حکم سے اندر سے مشین سلائی منگا کر حضرت صاحبزادہ شریف احمد صاحب جو اس وقت آٹھ دس سال کے ہوں گے کا کوٹ گرم تیار کر رہا تھا۔ کیونکہ ہماری مستورات جو تقریباً پانچ سات ہمیشہ ہمارے ساتھ آتی تھیں وہ حضرت صاحب کے گھر کے اندر ہی رہتی تھیں۔ اس نے بتلایا کہ عبدالعزیز کا ابا درزی کا کام جانتا ہے۔

اور ہم تین چار دفعہ جلسہ سے بعد مارچ اپریل میں قادیان آتے تھے اور اندر ہماری مستورات بغیر بستر کے آتی تھیں اور حضرت صاحب سے عرض کرتی تھیں کہ ہم نمک کھیوڑہ کے اسٹیشن پر دس گیارہ میل پہاڑ کا سفر جو اترائی چڑھائی ہے آتے ہیں۔ اس واسطے ہمارے مرد اور ہم عورتیں بستر اٹھا کر نہیں لا سکتیں۔ تو حضرت صاحب ہمیشہ ہمارے لئے حامد علی کو فرماتے تھے کہ حامد علی دوالمیال والوں کو رضائیاں دینا وہ بستر نہیں لا سکتے ایک دفعہ میری اہلیہ کو درد دانت شروع ہوا۔ حضرت صاحب کی ذات میں اس قدر ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کوٹ کوٹ کر بھری تھی کہ تین چار دفعہ دن میں میرے پاس پوچھنے کے لئے آئے اور مولوی صاحب کو رقعہ لکھا کہ کوئی دوائی درد کی بھیج دیویں۔ میرا لڑکا عبدالعزیز بھی جو سات آٹھ سال کا تھا۔ جو میرے ساتھ آتا رہا اور حضرت صاحب کی درثمین کے اشعار نہایت خوش الحانی سے پڑھتا تھا۔ جلسوں میں بھی اور حضرت صاحب کے گھر بھی آ کر سناتا تھا حضرت صاحب اس سے بہت پیار کرتے تھے۔

دوالمیال والوں کی درخواستیں یہی اندر حضرت صاحب کو پہنچاتا تھا۔ ایک دفعہ محمد علی ولد نعمت نے ایک عرضی کسی خاص دعا کے لئے لکھا کر عبدالعزیز کو دی کہ حضرت صاحب کو دے آئے اور گھر جانے کی اجازت لے آوے۔ چونکہ ابھی سویرا ہی تھا اور حضرت صاحب فجر کے بعد رضائی اوڑھ کر بمعہ بچوں کے لیٹے ہوئے تھے۔ یہ بھی بچہ تھا اس قدر ادب و احترام کو نہیں سمجھتا تھا کہ حضرت صاحب آرام کر رہے ہیں۔ فوراً حضرت صاحب کے چہرہ مبارک سے رضائی اٹھالی۔ اور وہ رقعہ دیا اور ساتھ اجازت جانے کی بھی مانگی۔ قربان ہوں میرے ماں باپ کہ ذرا بھی حضرت صاحب کے چہرہ مبارک پر ملال نہ آیا کہ ارے بیوقوف! ہم کو بے آرام کر دیا بلکہ پیار سے کہا کہ اچھا اجازت ہے۔ یہ تھے حضرت بانی سلسلہ کے اخلاق فاضلہ جس نے تمام مخلوقات کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔

خاکسار مولوی فتح علی احمدی منشی فاضل دوالمیال ضلع جہلم۔

یاد رفتگان

منزہ ولی اہلیہ ولی الرحمان سنوری

محترمہ امتہ القیوم صاحبہ

خاکسارہ کی والدہ محترمہ امتہ القیوم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احسان الہٰی صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ ایک لمبی تکلیف دہ بیماری کے بعد 4۔ اگست 1995ء کو ہم سے جدا ہو گئیں۔ 5۔ اگست 1995ء کو بعد ظہر بیت مہدی میں جنازہ ادا کیا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

میری والدہ محترمہ ہندوستان کے ایک گاؤں جنید میں پیدا ہوئیں۔ ان کا تعلق ایک باعزت راجپوت گھرانے سے تھا۔ ان کے والد اور میرے نانا محترم ہومیو پیتھک ڈاکٹر تھے۔ ایک لمبا عرصہ ننکانہ صاحب میں قیام پاکستان کے بعد پریکٹس کرتے رہے۔ ننکانہ صاحب کے نواح میں ایک کامیاب ڈاکٹر مانے جاتے تھے۔

امی جان نے ساری زندگی بہت مشکلات کا سامنا بڑے صبر اور حوصلے سے کیا۔ آپ خدا ترس تھیں۔ اور اپنی عبادت و ریاضت کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر موقعہ پر خدائی مدد ان کے شامل حال رہتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد کی عظیم نعمت سے نوازا اور اپنے فضل سے 6 بیٹیاں اور 3 بیٹے عطا کئے جن کی تربیت کا کام بھی خدا کے فضل سے باحسن نبھایا۔ امی جان کی تمام بیٹیوں کی شادی ہو چکی ہے۔ ہم سب بہنیں اپنے گھروں میں خوش باش ہیں۔ تینوں بیٹے ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں۔

امی جان نے زندگی کی 59 بہاریں دیکھیں اور اچانک کینسر کے نمودار ہو جانے کی وجہ سے ہمیں داغ مفارقت دے گئیں۔ آپریشن اور آپریشن کے بعد ایک سال کے عرصہ کو نہایت حوصلے سے گزارا۔

1974ء کے فسادات میں مکرم والد صاحب پر قتل کا جھوٹا مقدمہ بنا کر تین مہینے کے لئے قید کر دیا گیا تو وہ عرصہ امی جان نے نہایت جوانمردی کے ساتھ گزارا کہ اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ گھر بار چھٹ جانا' خاوند کی طرف سے بھی پریشانی' جدائی اور پھر 6 بیٹیوں اور 2 بیٹوں کے ساتھ کبھی کسی گھر میں تو کبھی کسی در پر' ان حالات میں میں نے جب بھی رات کو اٹھ کر دیکھا تو امی جان کو خدا کے حضور گڑگڑاتے ہوئے پایا۔ ایسے نازک اور ناقابل یقین حالات میں اللہ تعالیٰ کا در مضبوطی سے تھامے رکھا اور ہم سب کو بھی عبادت کی ہی تلقین کرتیں اور خود بھی زیادہ سے زیادہ عبادات پر توجہ دیتی رہیں۔

ہمارے والدین کی طبیعت میں انتہائی سادگی تھی لہٰذا ہمارا گھر کسی بھی طرح دنیاوی ہوس کا نمونہ نظر نہ آتا تھا۔ سادہ' صاف ستھرا اور پرسکون گھر ہی ہمارا گہوارہ تھا۔ صاف ستھری' نیک اور پاکیزہ مذاق رکھنے والی امی جان کی کس کس خوبی کا تذکرہ کروں۔ امی جان بہت ہی متوکل علی اللہ طبیعت کی مالک تھیں۔

امی جان کی تعلیم اگرچہ زیادہ نہ تھی پھر بھی اپنے اخلاص اور نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے ایک پر اثر شخصیت کی حامل تھیں۔ 1974ء کے بعد جب ہم باب الابواب ربوہ میں اپنے مکان میں منتقل ہوئے تو وہاں پر امی جان پہلے دو سال نائب صدر لجنہ اماء اللہ محلہ رہیں اور پھر مسلسل سات سال صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمت دین سر انجام دینے کا موقع ملا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب بہن بھائیوں کو امی جان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی خوبیاں ہم میں پیدا کرے۔ اور امی جان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

یاہو - عرفات ملاقات

اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان 10 روز سے بات چیت جاری ہے مگر کوئی بھی تصفیہ نہیں ہو پا رہا۔ یاد رہے کہ دونوں فریقوں کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ معطل تھا۔ امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن کی مداخلت سے واشنگٹن میں مذاکرات کا آغاز ہوا۔ صدر کلنٹن مذاکرات کے اس پہلے راؤنڈ میں موجود تھے۔ مسٹر یاسر عرفات اور وزیر اعظم نیتن یاہو کی گفتگو میں اردن کے شاہ حسین بھی شامل تھے۔ یہ بات چیت بے نتیجہ رہنے کے باوجود مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھنے پر اتفاق کیا گیا۔ اس کے بعد مشرق وسطیٰ میں ہی دونوں فریقوں میں مذاکرات جاری رہے۔ مسئلہ 'الخلیل کے علاقے میں اسرائیلی فوج واپس بلانے کا ہے فلسطینی چاہتے ہیں کہ ماضی کی حکومت کے ساتھ طے پانے والے معاہدے کے مطابق اسرائیل کی افواج کو مرحلہ وار پروگرام کے تحت مغربی کنارے پر واقع تمام مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے اسرائیلی فوج واپس بلا کر ان علاقوں کو حسب وعدہ خود مختاری دے دی جائے۔ مگر اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر نیتن یاہو جو سابق حکمران پارٹی کے امن منصوبے کی مخالفت میں برسر اقتدار آئے ہیں اس پروگرام میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ وہ سیدھے سیدھے یہ بھی نہیں چاہتے کہ معاہدہ ختم کر دیا جائے اور اس پر عمل سے بھی گریزاں ہیں۔ لگتا ہے کہ اس پانچ سالہ مدت میں معاملات سدھرنے کی بجائے بگڑتے ہی جائیں گے۔

اس صورت حال کی اصلاح کے لئے مسٹر نیتن یاہو کی فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات سے ملاقات ناگزیر ہے اسرائیلی ریڈیو نے گزشتہ روز یہ اطلاع دی ہے کہ اسی ہفتے کے دوران نیتن عرفات علاقات کا امکان ہے۔ ریڈیو نے بتایا ہے کہ اس سربراہ ملاقات میں مغربی کنارے کے شہر جبرون سے اسرائیلی فوج کے انخلاء پر بات ہو گی۔ تاہم اسرائیلی وزیر اعظم کے ترجمان نے کہا ہے کہ سردست اس سربراہی کانفرنس کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

OOO

عراق ایران کردستان لڑائی

حکومت امریکہ نے ایران اور عراق دونوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ شمالی عراق میں کردوں کے حریف دھڑوں کے درمیان تصادم میں کوئی کردار ادا نہ کریں۔ امریکی محکمہ خارجہ کا یہ بیان اس وقت جاری کیا گیا جب پیٹریاٹک یونین آف کردستان کی فوجوں نے سلیمانیہ شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ ایران نواز پیٹریاٹک یونین آف کردستان کے فوجیوں نے سلیمانیہ اور بجلی کے ڈیم پر قبضے کے بعد بھی عراق نواز کردوں کے خلاف کارروائی جاری رکھی ہے اور مزید پیش قدمی کی ہے۔ سلیمانیہ سے 90 کلومیٹر دور شمال مغرب میں کوبجناک کے شہر میں شدید لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں۔ ایران نواز کرد فوجی کردستان کے سب سے اہم شہر اربیل کی طرف پیش قدمی جاری رکھے ہوئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ وہ کوبجناک پر قبضے کے بعد اربیل کی طرف پیش قدمی کریں گے۔ جو یہاں سے 30 کلومیٹر دور مغرب کی طرف واقع ہے۔ ایران نواز کردوں کے لیڈر جلال طالبانی نے اس اطلاعات کی تردید کی ہے کہ ایران کے فوجی ان کے ساتھ جنگ میں شریک ہیں۔

سلیمانیہ اور اربیل وہ شہر ہیں جن پر ایران نواز کردوں کا قبضہ عراق نے فوج کشی کے ذریعے ختم کیا تھا اور عراق نواز کردوں کو ان شہروں کا کنٹرول دے دیا تھا عراق کی اس کارروائی پر امریکہ نے دوبار عراق پر فضائی کارروائی کی اس کے علاوہ عراق کو مزید سنگین نتائج کی دھمکیاں بھی امریکہ کی طرف سے دی گئی تھیں۔

OOO

سیاہ فام امریکی مسلم رہنما کے خلاف تحقیقات

امریکہ کے نائب صدر اور آئندہ انتخابات میں نائب صدارت کے امیدوار مسٹر الگور نے گزشتہ روز بتایا ہے کہ امریکی حکومت کی ایجنسیاں سیاہ فاموں کے مسلمان لیڈر لوئیس فرح خان کے خلاف تحقیقات کر رہی ہیں۔ مسٹر خان نے حال ہی میں لیبیا' عراق' ایران' سوڈان اور کیوبا کا دورہ کیا۔ نائب صدر نے کہا کہ لوئیس فرح خان نے جو بیان دیئے تھے وہ امریکہ کے مفادات کے خلاف ہیں۔ اور ان بیانات سے امریکی قومیتوں میں باہم نفرت پھیلتی ہے۔ اس لئے امریکی ادارے مسٹر خان کے خلاف تحقیقات کر رہے ہیں۔ نائب صدر الگور نے اس خدشہ کو مسترد کر دیا کہ اگر امریکی حکومت نے لوئیس فرح خان کے خلاف کارروائی کی تو سیاہ فام امریکی باشندے صدارتی انتخابات میں صدر کلنٹن کو ووٹ نہیں دیں گے۔

مسٹر خان نے اس سے قبل امریکہ کو درخواست کی تھی کہ لیبیا سے ملنے والے رقم ان کو وصول کرنے کی اجازت دیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کو یہ رقم حاصل کرنے کی اجازت دینے کی بجائے ان کے خلاف ایجنسیوں کے ذریعے ان کے خلاف تحقیقات شروع کروا دی ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

کرنے کے قابل تھیں اور جن کا چارہ بھی بغیر ظاہر کئے نظر نہ آتا تھا میں شش و پنج میں تھا کہ کیا کروں جب تک ظاہر نہ کروں اصلاح کیسے ہو گی اور ظاہر کرتے ہوئے شرم دامنگیر تھی۔ اللہ اللہ حضرت صاحب کی قوت اعجازی کہ آپ نے خود ہی تقریر میں فرمایا کہ بہت سے لوگ اپنی بدیوں کو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر چھوڑ نہیں سکتے اس واسطے ان کو چاہئے کہ اس بدی کے اسباب تلاش کریں کہ وہ بدی کیوں ہوتی ہے اور کن وجوہات سے آتی ہے اور مثال بیان کی یہ سامنے سے بدبودار دھواں آتا ہے اگر منہ کے آگے ہم کپڑا کر بھی لیں تو ہاتھ ہلنے سے کپڑا ہل جائے گا اور دھواں ہم کو تکلیف دے گا اس لئے اگر ہم یہ سوچیں کہ دھواں کہاں سے آتا ہے اور وہ طاق یا روشندان بند کر دیں کہ جس سے دھواں آتا ہے تو ہم دھوئیں سے محفوظ رہ سکتے ہیں اسی طرح گناہ کی حالت میں ان اسباب سے انسان الگ ہو جائے کہ جن سے گناہ سے ہوتا ہے اس جگہ اس مکان اور پیشہ اور مجلس کو چھوڑ دے جو گناہوں کا باعث ہو۔

روایات حضرت منشی اروڑے خان صاحب

ایک دن میں قادیان آیا گرمی کے دن تھے سخت تپش ہو رہی تھی میں نے عرض کیا کہ واپس جانا ہے مگر دل چاہتا ہے کہ راستہ میں بارش پڑے اور بھیگتا جاؤں حضرت صاحب نے فرمایا "اس کی رحمت سے کیا بعید ہے" جب بٹالہ پہنچے تو فوراً بادل نمودار ہو کر بارش ہونی شروع ہو گئی اور سٹیشن تک پہنچنے سے پہلے تمام کپڑے تر ہو گئے اور پانی ہی پانی ہو گیا۔ میرے رفیق سفر نے کہا درخت کے نیچے ہو جاویں میں نے کہا نہیں ہم نے دعا کرا کر بارش منگائی اب تو بھیگتے ہی جائیں گے۔ چنانچہ ہم بارش میں ہی سٹیشن پر چلے گئے۔

ایک دن فرمایا۔ خواب اور رؤیا میں انسان اگر کچھ عذاب یا تکلیف اپنے تیئں دیکھے تو وہ عذاب دعا صدقہ سے ٹل جاتا ہے آپ نے ایک مثال بتائی۔ ایک شخص سفر کی تیاری کر کے اپنے پیر کے پاس گیا اور اجازت چاہی۔ انہوں نے کہا اس سفر میں تم مارے جاؤ گے۔ یہ سفر نامبارک ہے سفر نہ کرنا وہ چلا گیا۔ چونکہ وہ تیاری کر چکا تھا۔ اس لئے بار بار دل میں سفر کی خواہش اٹھی آخر ایک اور باخدا کامل انسان اس جگہ تھا وہ اس کے پاس گیا اور کہا سفر کرنا چاہتا ہوں اگر اجازت دیں اور دعا کریں اور فرماویں تو میں سفر کروں۔ انہوں نے فرمایا ہاں جاؤ خدا مبارک کرے گا اگر اللہ نے چاہا فائدہ ہو گا غرض وہ سفر کو چلا گیا ایک دن ایک جگہ نہانے لگا۔ ہزار روپے کی تھیلی جو پاس تھی کھول کر رکھ دی بھول گیا اور چلا گیا رات کو جہاں پہنچا وہاں سو رہا۔ خواب میں دیکھا ایک شخص قتل کے ارادہ سے آیا ہے اور تلوار ماری جب تلوار لگی اس کی چیخ نکل گئی۔ آنکھ کھل گئی۔ اٹھا تو دیکھا ادھر ادھر کچھ نہ پایا۔ بدن کو جو ہاتھ لگا کمر پر تھیلی نہ پائی۔ یاد آیا تو بھاگا جہاں نہایا تھا۔ وہاں آ کر دیکھا تھیلی موجود پائی اور اٹھا کر چلا گیا۔ سودا خریدا اور بیچا بڑا نفع ہوا۔ واپس آیا تو تحائف لایا۔ دل میں سوچا پہلے پیر کے پاس لے جاؤں یا اس شخص کے پاس۔ سوچ سوچ کر پیر کے پاس لے گیا آخر جب سامنے گیا۔ پیر نے کہا بھاگ جا۔ اس شخص کے پاس تحفہ لے جا جس نے ستر بار تیرے لئے دعا کی اور اس بلا کو جو واقع ہونے والی تھی خواب میں دکھلوا کر ٹلوا دیا۔

حضرت منشی اروڑے خان صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے ترقی سررشتہ داری کے عہدہ کا خیال آیا میں یہاں (قادیان) آیا ہوا تھا میں نے چاہا اگر خدا ترقی دے تو دینی خدمات کی بھی ترقی ہو میں نے حضرت صاحب سے عرض کی کہ میں نے اپنی خدمات میں کچھ زیادتی کرنی چاہی ہے۔ حضرت صاحب سے عرض کیا ہے کہ ایسا نہ ہو دل خیانت کرے۔ آپ نے فرمایا آپ اپنی طرف سے عہد کر لیں خداوند تعالیٰ خود پورا کرے گا۔ چنانچہ میں نے اپنے دوستوں سے ذکر کر دیا کہ ترقی ہو جائے گی۔ باوجود بہت سے اسباب مخالف پیدا ہونے کے اور مخالفتوں کے خداوند تعالیٰ نے تمام روکوں کو دور کر دیا اور ترقی دے دی۔

ضروری اعلان

O جب سے ڈاک خانہ کے عام لفافہ کی قیمت 2-25 روپے مقرر ہوئی ہے۔ اور اندرون پاکستان ائرمیل لفافہ کی قیمت -/3 روپے اس وقت سے احباب جماعت کی طرف سے موصول ہونے والے لفافوں پر محصول ڈاک یعنی ٹکٹ پوری قیمت کے نہ لگانے کے باعث دفتر میں بیرنگ ہو کر موصول ہونے لفافوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے یہ لفافے 50 پیسے سے لیکر دو تین روپے ادا کر کے وصول کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے احباب کرام لفافہ پوسٹ کرتے وقت ڈاک خانہ سے اس کی تصدیق ضرور کروا لیا کریں کہ آیا جو محصول ڈاک لگایا گیا ہے وہ درست ہے یا نہیں تا وہ بیرنگ نہ ہونے پائیں۔

(نظارت مال)

ضروری اطلاع

O حلقہ دارالرحمت وسطی و غربی۔ فیکٹری ایریا۔ ناصرہ آباد کے ماہانہ خریداران الفضل سے درخواست ہے کہ خاص حالات کی بناء پر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اپنے مکمل پتہ جات (جس نام پر اخبار لگا ہوا ہے) فوری طور پر مکرم مینجر صاحب الفضل یا احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ کو پہنچا کر ممنون فرماویں۔ نیز بل ماہ ستمبر 96ء اور بقایا جات کی ادائیگی احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ پر باخذ رسید ادا فرمائیں۔ تا اطلاع ثانی بل کی ادائیگی ہاکر کو قطعاً نہ کریں۔ تاکید ہے۔

رابطہ محمد افضل بٹ۔ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ
فون 211079
احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ فون نمبر
211006

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 26- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات)۔اردو کلاس نمبر(نیا)
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
1-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
3-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یو۔کے 89-5-26
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
5-00 لقاء مع العرب(دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی حضرت بانی جماعت احمدیہ کی زندگی
7-00 (صبح)اردو کلاس(دوبارہ)
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(دوبارہ)
11-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یو۔کے 89-5-26

12-00 دوپہر طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
12-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب
2-00 بنگلہ پروگرام لیکچر از احمد توفیق چوہدری
3-00 سہ پہر اردو کلاس
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چینی زبان سیکھئے
5-00 سوالات کا وقت
6-30 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ
7-30 ہمارے دوستوں سے ملئے
8-00 لقاء مع العرب نمبر(دوبارہ)
9-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ورائٹی پروگرام کوئز نصرت جہاں اکیڈیمی
11-00 جرمن پروگرام

اتوار 27-اکتوبر 1996ء

12-00 (رات)۔اردو کلاس نمبر(نیا)
1-00 دین حق کی تعلیم روحانی خزائن
1-30 دین حق کی تاریخ سے ایک ورق از بی-اے-رفیق۔
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ
3-00 چینی زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں(نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام کوئز نصرت جہاں اکیڈیمی
5-00 لقاء مع العرب
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے
7-00 (صبح)اردو کلاس(دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
8-30 حکایات شیریں
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام کوئز نصرت جہاں اکیڈیمی
11-00 سندھی پروگرام
12-00 دوپہر تعلیم دین حق روحانی خزائن
12-30 دین حق کی تاریخ سے ایک ورق از بی-اے-رفیق۔
1-00 لقاء مع العرب
2-00 بنگلہ پروگرام لیکچر
3-00 سہ پہر اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چینی زبان سیکھئے
5-00 سوالات کا وقت محفل سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 15-8-96
6-30 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع انگریزی بولنے احباب کے ساتھ
7-30 اراؤنڈ دی گلوب
8-00 لقاء مع العرب
9-00 البانین پروگرام محفل سوال و جواب حضرت صاحب کے ساتھ 96-9-1 حصہ دوئم
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-کوئز ناصرات الاحمدیہ فیصل آباد بمقابلہ گوجرانوالہ بمقابلہ سرگودھا۔
11-00 جرمن پروگرام

آج کے پروگرام

پیر 21- اکتوبر 1996ء

12-00 رات-اردو کلاس(نیا)۔
1-00 لندن سے ایک خط۔
1-30 درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن۔ (1995ء)
2-30 متفرق پروگرام۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر-ورائٹی پروگرام-بیت بازی-ناصرات الاحمدیہ-پاکستان۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب-ابو ظہبی کے متعلق ڈاکومنٹری۔
7-00 صبح- اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام بیت بازی-ناصرات الاحمدیہ پاکستان۔
11-00 دوپہر-درس کلام الٰہی-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- الفضل لندن (1995)(دوبارہ)۔
1-00 لقاء مع العرب(دوبارہ)۔
2-00 اردو پروگرام- سیرت- لکھنے والے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب۔ پڑھنے والے-فرید احمد نوید۔
3-00 سہ پہر-اردو کلاس(دوبارہ)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 نارویجئین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 شام-ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- انصار اللہ سپورٹس ربوہ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)۔
11-00 جرمن پروگرام۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

خاکسار کے بھائی عزیز فیصل محمد صادق (لندن) ہسپتال سے گھر واپس آگئے ہیں۔ بہت سے دوستوں نے از راہ نوازش بیمار پرسی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

نسیم سیفی

○ مکرم نعیم الدین بھٹی صاحب کارکن دفتر صدر- صدر انجمن احمدیہ کا بیٹا عزیز تنزیل احمد نظیف (وقف نو) بعمر قریباً ایک ماہ بعارضہ بخار اور تلی و جگر کے بڑھ جانے سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے بچہ کی کامل شفاء یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان نیلامی سامان

○ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ بالا سامان برائے فروخت موجود ہے جو کہ بذریعہ نیلامی عام مورخہ 96-10-24 کو فروخت کیا جائے گا۔ خواہش مند احباب استفادہ فرماویں۔ نیلامی کا وقت صبح 9 بجے ہوگا۔

جنریٹر- سیلنگ فین- ڈرم، دیگر لوہے کا ناکارہ سامان

اظہار تشکر

○ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

میری بیوی محترمہ امتہ الحی کی وفات پر 22- جولائی 96ء کو واقع ہوئی۔ اور اس پر حضرت صاحب نے جس محبت اور شفقت سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر امتہ الحی کا ذکر خیر کیا۔ اس نے ہمارے غم کو بہت حد تک بھلا دیا۔ اور دل سے حضرت صاحب کے لئے دعائیں نکلیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے ہمیں کتنا شفیق۔ رؤف و رحیم امام دیا ہے کہ جو اپنے خدام کے غموم و حزون میں شریک ہوتا ہے اور ان کے دلی درد کو بانٹتا ہے۔ حضرت صاحب کے تتبع میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے دنیا کے کناروں تک کے بہت سے احمدی حضرات و خواتین نے خطوط کے علاوہ بذریعہ تار اور ٹیلی فون ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرکے ہماری ڈھارس بندھائی۔ اور اس حقیقت کا عملی ثبوت پیش کیا کہ احمدیت کا رشتہ کس قدر مضبوط اور مبنی بر اخلاص ہے۔ اہالیان ربوہ بھی کثیر تعداد میں تعزیت کے لئے تشریف لائے اور لاتے رہے۔

احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

بعد نسل آرہے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ یہ تعلیم تھی کہ جھوٹ سے پرہیز کریں۔ اور ظلم سے باز آئیں۔ ہم جنگل میں جاتے ہیں اور ایسے جنگلوں میں پہنچتے ہیں جہاں ریل وغیرہ کا نام ونشان نہیں۔ اور جہاں تعلیم کا اثر نہیں۔ اور وہ ممالک جن کا دیگر ممالک سے تعلق نہیں۔ ان میں بھی یہ تعلیم پاتے ہیں۔ کہ جھوٹ نہ بولو۔ ان اقوام میں تعلیم نہ ہو۔ ان کے اعمال میں اختلاف ہو۔ لیکن باوجود امتداد زمانہ کے ان میں یہ بات ضرور ہے کہ جھوٹ اور ظلم بری چیزیں ہیں۔ اور اعمال و عقائد میں اختلاف بے حد ہوگا اور ہے۔ مگر ان اخلاق کے متعلق تعلیم ایک سی ہے۔

پس یہ احکام گو مذہب و روحانیت نہیں لیکن یہ مذہب کا جزو ہیں جن کے بغیر مذہب قائم نہیں رہ سکتا۔ سچ بولنا روحانیت نہیں۔ خوش خلقی مذہب نہیں مگر کوئی روح روح نہیں جس میں اخلاق نہیں۔ گویا اخلاق قشر ہیں جن میں ایمان کا مغز ہوتا ہے یہ گلاس ہیں جن میں شربت ہوتا ہے۔ کوئی روحانیت باقی نہیں رہ سکتی جس میں اخلاق نہ ہوں۔ جیسا کہ گلاس کے ٹوٹنے پر شربت کے بہ جانے میں کچھ شک نہیں ہوتا۔ اسی طرح اخلاق کے خراب ہونے سے مذہب اور روحانیت کا بھی کچھ نہیں رہ جاتا۔

(از خطبہ 6 مئی 1921ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری-ربوہ

خبریں

ربوہ : 20- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 18 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

⊙ لاہور ہائی کورٹ نے منظور وٹو کیس میں نئے اٹارنی جنرل کو، جن کا ایک روز پہلے تقرر ہوا ہے تیاری کے لئے مہلت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ عدالت نے کہا ہے کہ کیس کی مسلسل سماعت ہو گی فاضل چیف جسٹس نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ گورنر کن اسمبلی سے نہیں وزیر اعلیٰ سے فلور ٹیسٹ (اعتماد کا ووٹ حاصل ہے یا نہیں) لے سکتا ہے۔ فاضل چیف جسٹس نے استفسار کیا کہ اکثریت جیب میں نہیں ہوتی کہ میز پر رکھ کر دکھا دی جائے کیا وزیر اعلیٰ کو اعتماد کا ووٹ لینے کے لئے صرف آدھ گھنٹہ دیا جا سکتا ہے؟ وزیر اعلیٰ پنجاب کے وکیل راجہ انور نے کہا کہ سیاسی اتحاد کو چھوڑ کر وٹو نواز شریف سے جا ملے۔ کسی موقع پرست کو ریلیف نہ دیا جائے۔ عدالت افراتفری پھیلانے سے گریز کرے۔

⊙ امریکہ نے پاکستانی برآمدات پر ڈیوٹی لینا شروع کر دی ہے۔ پاکستان سے برآمدات پر کسٹم ڈیوٹی یکم جولائی سے واجب الادا سمجھی جائے گی۔ یہ بات صدر کلنٹن نے کانگرس کے نام ایک مراسلہ میں کہی ہے۔ آل انڈیا ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ اقدام مزدوروں کے تحفظ کے معاملات کی مناسب پیش رفت نہ ہونے کی وجہ سے اٹھایا گیا ہے۔

⊙ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ حکومت وٹو کیس ملتوی کرنے کے لئے چیف جسٹس کو قائم مقام گورنر بنا دے گی۔ انہوں نے کہا کہ عوام سے کہیں گے کہ حکومت کو ٹیکس نہ دیں۔ پہلی بار قوم پر ایک سال میں 81۔ارب روپے کے نئے ٹیکس لگائے جائیں گے۔

⊙ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے ازبکستان کے دورے کے دوران کہا کہ پاکستان افغانستان کے معاملات میں مداخلت نہیں کر رہا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا موقف بڑا واضح ہے۔ پاکستان اور ازبکستان اس بات پر متفق ہیں کہ افغانستان میں ہتھیاروں کی فراہمی پر مکمل پابندی لگائی جائے ازبک صدر کے ہمراہ مشترکہ پریس کانفرنس میں ازبک صدر نے کہا کہ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا چاہئے۔

⊙ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ پاکستان کو آئی ایم ایف کی تجاویز ماننی پڑیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی اقتصادی صورت حال کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

⊙ واپڈا نے نادہندگان کے خلاف فی الفور قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔

⊙ عمران خان نے کہا ہے کہ ملک میں مالیاتی و تعلیمی ایمرجنسی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نگران وزیر اعظم نہیں بنوں گا۔ اقتدار مل گیا تو تین سال میں ملک کو ایشین ٹائیگر بنا دوں گا۔

⊙ پاکستان کی پچاس سالہ تاریخ میں صرف 15 برس سیاسی حکومت رہی جس میں 10 برس اقتدار بھٹو خاندان کے پاس رہا۔ بے نظیر کی موجودہ حکومت ذوالفقار علی بھٹو اور خان لیاقت علی خان کے بعد تین برس پورے کرنے والی تیسری حکومت بن گئی ہے۔

⊙ پنجاب کے سینئر وزیر ملک مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات اسی سال ہوں گے۔ تمام انتظامات مکمل ہیں۔ الیکشن شیڈول کا اعلان آئندہ ایک ہفتہ کے اندر کر دیا جائے گا۔

⊙ صدر مملکت نے فرانس سے مہنگے میراج طیارے خریدنے کی تجویز رد کر دی۔

⊙ اسلام آباد میں اسلامی ملکوں کی خواتین کی محدود گیمز شروع ہو گئیں جس کا افتتاح وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کیا۔

⊙ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ ہم احتساب کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اپوزیشن بھی اپنے دعوے پر قائم رہے۔ قاضی صاحب شوق سے اسلام آباد آئیں ان کے راستہ میں سبیلیں لگائیں گے لیکن توڑ پھوڑ کرنے والوں کی پٹائی ہو گی۔

⊙ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ایک پاکستانی انگریزی اخبار کو انٹرویو میں کہا ہے کہ مجھے صدر یا فوج یا مغربی ممالک نے وزیر اعظم نہیں بنایا۔ مجھے پاکستان کے عوام نے وزیر اعظم بنایا ہے۔ جب تک وہ چاہیں گے وزیر اعظم رہوں گی۔ کسی کو مجھ سے جان چھڑانے کا حق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کرپٹ بیوروکریٹ اور نادہندہ تاجر میرے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ ملک کا مال کھانے والے 97 فیصد تاجر اور بیوروکریٹ ہیں۔ مگر اخبارات سے لگتا ہے کہ جیسے 97 فیصد سیاستدان کرپٹ ہیں۔ انہوں نے صدر مملکت کے بارے میں کہا کہ پتہ نہیں صدر کس طرح کے دباؤ میں ہیں۔ مگر میں انہیں اپنا خیر خواہ سمجھتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ صدر کو میرے مشورے کے بغیر پارلیمنٹ کو خط نہیں لکھنے چاہئیں تھے وہ میرے مشورے کے بغیر سپریم کورٹ کو ریفرنس بھی نہیں بھیج سکتے۔ خیال ہے کہ صدر کو بعض اقدامات کرنے کے لئے بار بار کہا گیا۔ اس پر انہوں نے معاملہ عدالت میں بھیج دیا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ میں مذاکرات سے پہلے انتخابات کے سال کا اعلان کر دوں خواہ 97ء یا 98ء ممکن ہے کہ میں قائد حزب اختلاف کو ایسی پیشکش کر دوں کہ وہ 98ء تک الیکشن کا انتظار کرنے پر تیار ہو جائیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہم چار سالہ مدت کا سوچیں۔

○ کچھ حلقوں نے اس تاثر کا اظہار کیا ہے کہ ایوان صدر میں صدر لغاری کی زیر صدارت وزیر اعظم، وزرائے اعلیٰ اور وزراء کا اجلاس صدارتی نظام کی طرف پیش قدمی ہے۔ تاہم دیگر قانونی ماہرین نے کہا ہے کہ صدر نے ماضی میں بھی قومی معاملات کے اجلاسوں کی صدارت کی ہے اور موجودہ حکومت کو مفید مشورے دیئے ہیں۔

⊙ آئی ایم ایف نے اعلیٰ بیوروکریٹس کے غیر ملکی اکاؤنٹس کی تفصیلات حکومت کو دے دی ہیں۔ 20 اعلیٰ افسروں کے اکاؤنٹ میں 30۔ارب ڈالر سے زائد رقم ہے عالمی ادارے نے ان کاؤنٹس کو منجمد کر کے ان میں جمع شدہ رقوم کو قرضوں کی مد میں ایڈجسٹ کرنے کی اجازت مانگ لی ہے۔ صدر اور وزیر اعظم آئی ایم ایف سے مذاکرات کی ناکامی کے بعد آئی ایم ایف کی اس نئی پیشکش پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ جس طرح دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے بینک اکاؤنٹ منجمد کر دیئے جاتے ہیں اسی طرح اگر ان افسروں کے اکاؤنٹ کے بارے میں حکومت لکھ کر دے دے تو ان رقوم کو قرضوں کی مد میں ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے۔

⊙ جونیجو لیگ اور پیپلز پارٹی میں بعض اختلافات دور کرنے کے لئے وزیر اعظم کے سامنے معاملہ پیش ہو گا۔ عطا مانیکا، ریاض فتیانہ اور امان اللہ وزارتوں کی تقسیم پر ناراض ہیں۔

⊙ فرقہ وارانہ تنظیموں کے اہم لیڈروں اور کارکنوں کو نظر بند کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ ضلعی افسران کو اس بارے میں ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ فہرستیں تیار ہو گئی ہیں۔ ریکارڈ اکٹھا کر لیا گیا ہے۔ دونوں گروپوں کے لیڈروں سے تعلق رکھنے والے اعلیٰ افسروں کے رابطوں کی تفصیلات وزارت داخلہ کو بھیج دی گئی ہیں۔

⊙ مسٹر اقبال حیدر کے اٹارنی جنرل بننے کے بعد یہ بحث شروع ہو گئی ہے کہ کیا وفاقی کابینہ کا رکن اور سینیٹر ہونے کے ساتھ ساتھ کوئی شخص اٹارنی جنرل بن سکتا ہے۔ آئین کے مطابق اٹارنی جنرل آف پاکستان کا عہدہ سروس آف پاکستان میں شامل نہیں ہے۔ یہ وزیر اعظم کے عہدے کی طرح آئینی عہدہ ہے مسٹر یحیٰ بختیار بیک وقت رکن قومی اسمبلی اور اٹارنی جنرل رہے۔ مسٹر شریف الدین پیرزادہ وفاقی وزیر قانون ہونے کے ساتھ ساتھ اٹارنی جنرل رہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ایک اخبار کو انٹرویو میں کہا ہے کہ مرتضیٰ کو میری حکومت کے خاتمے کے لئے قتل کیا گیا ہے۔ وہ میرا محافظ تھا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ مرتضیٰ اور عاشق جتوئی کو دائیں جانب سے گولی لگی جبکہ پولیس والے بائیں جانب گھات لگائے ہوئے تھے۔ یہ سب باتیں بہت پر اسرار ہیں۔ مرتضیٰ کے قتل کا مقصد یہ تھا کہ میں حکومت چھوڑ دوں تاہم ایسا نہیں ہو گا۔ میں نہیں چاہتی کہ قاتل اپنے مقاصد میں کامیاب رہیں۔

○ بھارت کے ساتھ تجارت میں توسیع کی تجویز مسترد کر دی گئی وزارت داخلہ اور وزارت خارجہ نے وزارت تجارت کے حکام پر واضح کر دیا ہے کہ موجودہ علاقائی حالات اور کشمیر میں مسلسل بھارتی مظالم کے پیش نظر بھارت سے تجارت بڑھانا ممکن نہیں۔

اعلان برائے فروخت کار

⊙ صدر انجمن احمدیہ کی ایک گاڑی سوزوکی مرگلہ 1300 سی سی قابل فروخت ہے۔ خواہش مند احباب نظارت امور عامہ سے رابطہ فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان 212837، گھر: 212175
نسیم جیولرز
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

امراض جلد، گرمی جگر، مثانہ، گیس، کمزوریٔ اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت، گھبراہٹ، کمی نیند کے معالج

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اکیڈمی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534